بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر
5254

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۲ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۲۲ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم احکامِ قدرتی کا آئینہ دار اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے

یہ بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے جو انسان کو یقین کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں۔ جو براہین قویّہ ان کی صداقت پر شاہدِ ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلّی پاک ہیں۔ جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالاتِ حضرت عزّت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبّہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگایا۔ اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا۔ بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے۔ اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔ اور ہر یک اصول کی حقیّت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔ گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے۔ اور بینائی دلی اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتابِ چشم افروز ہے۔ اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنے والا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صـ 91-92)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۰ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور اقدس کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ"

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت وعافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال نزلہ اور گلے میں اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ فلو کی سی کیفیت ہے۔

احباب توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز محمد اسلم صاحب اور ان کی اہلیہ (اجو خاکسار کی بھتیجی ہے) کو چند دن ہوئے کار کا ایک حادثہ پیش آ گیا تھا۔ عزیزہ کو سر میں چھوٹ آئی۔ اسے تو اب آرام ہے مگر عزیزم محمد اسلم صاحب کی دائیں ٹانگ اور تین پسلیاں ٹوٹ گئیں اب وہ یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میری بائیں آنکھ میں موتیا اتر رہا ہے احباب میرے لئے بھی دعا کریں کہ جلد مکمل طور پر موتیا اتر جائے تاکہ میں اس کا آپریشن کرا سکوں اور اللہ تعالیٰ اپریشن میں بھی کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(غلام محمد اختر)

میری والدہ محترمہ (اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ) عرصہ سے بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں بیماری شدت اختیار کر گئی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت انہیں افاقہ ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(قیصرہ بلقیس اہلیہ ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن بھائیوں اور بہنوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کے ساتھ سو فیصدی ادائیگی بھی کر دی ہے اگر ان کے نام "الفضل" میں شائع نہ ہوئے ہوں تو مہربانی فرما کر ایسے احباب ضروری کوائف پر مشتمل (نام، وعدہ، ادائیگی، کوپن معہ حوالہ تاریخ خزانہ صدر انجمن) سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام اطلاع بھیجیں تاکہ ان کا نام بھی شائع کرایا جا سکے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے قیمتی متاع اور اسکی حفاظت کا طریق

ہم نے ۱۸ ہجرت (مئی) کے شمارہ میں ایک نامور مسلمان دانشور کے حوالہ سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے نکبت و ادبار اور زوال و انحطاط کی بنیادی وجہ ایک ہی ہے اور وہ ہے کامل اور حقیقی ایمان کا فقدان۔ اس ضمن میں ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و والسلام کا سب سے عظیم الشان کارنامہ ہی یہ ہے کہ آپ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اُس کامل اور حقیقی ایمان کو جو ثریا پر اُٹھ گیا تھا بہ تائید و توفیقِ الٰہی دوبارہ زمین پر لے آئے اور وہ اِس طرح کہ آپ نے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی عام بے یقینی و بے اعتمادی اور انتہا درجہ کی مایوسی کے باوجود اپنی خدا داد قوت قدسی کے ذریعہ اپنے متبعین کو حقیقی اور کامل ایمان کی دولت سے مالا مال کر دکھایا۔ مزید برآں آپ نے یہ امر اچھی طرح ان کے ذہن نشین کرا دیا اور اس بات پر انہیں پوری مضبوطی اور پختگی کے ساتھ قائم کر دیا کہ انسان کی سب سے زیادہ قیمتی متاع اور دولتِ گراں مایہ صرف اور صرف ایمان ہے۔ اِس لئے ایک حقیقی مسلمان کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی اس انتہائی قیمتی متاع کی حفاظت کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔

سطور ذیل میں ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ آپ نے متاعِ ایمان کی حفاظت کرنے کی تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ اس امر کو بار بار بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ ایمان کو کِس کِس جہت سے کِس کِس نوعیت کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور اس خطرہ کو دُور کرنے کے لئے کن کن احتیاطوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا کہ متاع ایمان کا رہزن شیطان ہے اور وہ کبھی نفسانی خواہشات کو بھڑکا کر، کبھی بخل کی تلقین کر کے، کبھی فقر سے ڈرا کر، کبھی بدظنی میں مبتلا کر کے، کبھی شکوک و شبہات کی دلدل میں پھنسا کر، کبھی کبر و غرور خود پسندی و خود رائی اور عجب و پندار میں ملوّث کر کے اور کبھی بے یقینی و بے اعتمادی اور انتہائی مایوسی کا شکار بنا کے انسان کی اس سب سے قیمتی متاع پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور اسے خدا تعالیٰ کے آستانہ سے دُور لے جا کر گمراہی و ضلالت کے ویرانوں اور ہولناک اندھیروں میں بھٹکنے اور ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ الغرض آپ نے شیطان کے ہر حربہ اور اس کی ہلاکت آفرینی کو کھول کھول کر بیان فرمانے کے بعد تدبیر اور دعا کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ جہاں آپ نے شیطان کے ہر حربہ کو ناکام بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدابیر پر تفصیل سے روشنی ڈالی وہاں ساتھ ہی اِس ضمن میں دعا کی اہمیت پر خاص زور دیا۔ آپ نے اس دنیا سے ایمان سلامت لے جانے کو بہت نازک امر قرار دیا اور فرمایا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ سب سے زیادہ دعا ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کے لئے مانگے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اصل میں لوگ نماز میں دُنیا کے رونے روتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے اس کی فکر ہی نہیں حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اس واسطے روتا ہے کہ مجھ کو با ایمان اللہ تعالیٰ دُنیا سے لے جاوے تو خدا تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کے لئے روتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دُنیا کے لئے روتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دے گا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۶۶، ۶۷)

شیطان کے حملوں سے بچنے اور انہیں یکسر ناکام بنانے کے سلسلہ میں دعا کی اہمیت پر زور دینے کے علاوہ آپ نے ایک ایسے امر کی طرف توجہ دلائی جو بیک وقت تمام تدبیروں پر حاوی تھا اور جس سے بڑھ کر شیطان کے حملوں سے بچنے کی اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی تھی اور وہ امر تھا بھی نہایت سہل۔ وہ امر یہ ہے کہ جب آپ کے ایک صحابی نے ایمان کی حفاظت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:۔

"ایمان دو قسم کا ہوتا ہے، موٹا اور باریک۔ موٹا ایمان تو یہی ہے کہ دین العجائز پر عمل کرے۔ اور **باریک ایمان یہ ہے کہ میرے پیچھے ہو لے**"

آپ کا یہ ارشاد اس قدر مختصر اور بایں ہمہ اس قدر جامع ہے کہ گویا آپ نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اس میں اللہ اور اس کے رسول ؐ اور امام وقت کی اطاعت سے متعلق جملہ اسلامی احکام کی رُوح سموئی ہوئی ہے۔ یہ بات وہی مردِ خدا اور بطلِ جلیل کہہ سکتا تھا جسے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دُنیا کو شیطان کی غلامی سے نجات دینے اور انہیں رستگاری عطا کرنے کی غرض سے مبعوث کیا ہو۔ چنانچہ آپ نے بارہا اِس امر کو بڑی صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اِس زمانہ میں شیطان کا سر کچلنے کے لئے ہی مبعوث کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۱)

حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ آسمانی نور تھا جس نے آپ کے متبعین کو شیطان کی غلامی سے نجات دلا کر عباد الرحمٰن کے مرتبہ اور مقام پر پہنچا دیا اور چشم زدن میں ان کی ایسی کایا پلٹ کہ وہ اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہو گئے اور انہوں نے دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ دُنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ اور یہی وہ آسمانی نور ہے جو آج بھی جماعت احمدیہ کے افراد اور ان کی وساطت سے دنیا کی سعید روحوں کو ان گڑھوں اور خندقوں سے بچانے کا موجب ثابت ہو رہا ہے جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے پیش نظر کہ آئندہ نسلیں بھی شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کرتی اور ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کر کے دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں کرتی چلی جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا ہے۔ خلیفہ وقت کا مقدس و بابرکت وجود وہ ڈھال ہے کہ جس کے پیچھے رہ کر ہم شیطانی حملوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ اور اپنی سب سے قیمتی متاع کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ یہی وہ خصوصی امتیاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اور اپنے اس خصوصی امتیاز کو برقرار رکھنا اور اس کی برکات سے متمتع ہونا اور نسلاً بعد نسلٍ ہوتے چلے جانا ہم سب کا اور ہماری آئندہ نسلوں کا اوّلین فرض ہے۔"

گلِ چمن بھی مرے غم میں اشکبار رہا

بہار آئی بھی لیکن میں بے بہار رہا — گلِ چمن بھی مرے غم میں اشکبار رہا
کہاں حبیب کی محفل مرے نصیبوں میں — وصالِ یار کا مدت سے انتظار رہا
وہ طعنہ دیتے ہیں دینے دو اُن کو عادت ہے — کبھی مزاج رقیبوں کا خوشگوار رہا
درِ حبیب میں پہنچا بھی تو وہی پہنچا — ہر امتحاں میں قدم جس کا استوار رہا
مٹے ہیں ذہن سے میرے خیال غیروں کے — خیالِ یار مگر اس میں برقرار رہا
یہ آگ کس نے لگا دی ہے قریہ قریہ میں — یہ کس کے سینہ میں جلتا ہوا شرار رہا
ہمہ ساری عمر چبھوتے رہے ہمیں کانٹے — دِل اپنا سوگ میں ان کے بھی سوگوار رہا
گلوں کو دیکھ کے دِل باغ باغ ہوتا ہے — کہ ساتھ ان کے کبھی میرا گلعذار رہا

(سحر عبدالحمید ڈکیو جاپان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث لمہدینا آیتین کا ظہور

(از مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر۲)

دوسرا اعتراض

یہ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کے راوی مطعون و متہم بالکذب غیر ثقہ اور مرتبۂ اعتبار سے گرے ہوئے ہیں

جواب اول

یہ کوئی قطعی دلیل نہیں کہ ایسے شخص کی ہر ایک بات ہی کذب و زور سے پُر اور صدق سے خالی ہوتی ہے۔ حضرت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی محدث لکھتے ہیں۔ "فالقسم الاول وھو الطعن بکذب الراوی فی الحدیث النبوی ھو الموضوع والحکم علیہ بالوضع انما ھو بطریق الظن الغالب لا بالقطع اذ قد یصدق الکذوب" (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر ص۵۶)

یعنی "جس پر جھوٹ کا طعن و اتہام لگا ہو اس کی روایت کو موضوع قرار دینا ظن غالب پر مبنی ہے نہ کہ یقین پر۔ کیونکہ کثرت سے جھوٹ بولنے والا شخص بھی سچ بول دیا کرتا ہے۔"

پس امام دارقطنی جیسے بلند پایہ محدث کا اس کو حدیث قرار دینا ہی اس کی صحت کی کافی سند اور واضح ثبوت ہے ورنہ موضوع حدیث کو درج کرنا خود امام صاحب موصوف کی ذات کو داغدار قرار دینا ہے کہ کیوں انہوں نے دیدہ و دانستہ ایک موضوع حدیث کو درج کتاب کیا حالانکہ آپ کا یہاں تک دعویٰ ہے:۔

"یا اھل بغداد لا تظنوا ان احدًا یقدر ان یکذب علی رسول اللہ صلعم و انا حیّ"۔

(نزھۃ النظر حاشیہ ص۵۶)

"اے اہل بغداد! تم یہ خیال تک نہ کرو کہ میری زندگی میں کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے۔" بھلا ایسا بزرگ محدث خود کسی وضعی حدیث کو کیونکر درج کتاب کر سکتا یا اس کو حدیث قرار دے سکتا تھا۔

جواب دوم

امام دارقطنی اس مرتبہ کا محدث ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور ان کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں پھر باوجودیکہ آپ کی اس تصنیف و تالیف پر ایک ہزار برس گذر گیا مگر آج تک کسی مشہور محدث عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر موضوع قرار نہیں دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسبارہ میں حسب ذیل انعامی چیلنج فرمایا ہے کہ:۔

"اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی محدث کا فعل یا قول پیش کرو جس میں لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اور اگر ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے۔ جس جگہ چاہو امانتًا پہلے جمع کرا لو"۔ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰)

جواب سوم

یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے۔ مثلاً نعیم بن حماد۔ الجزئیات ابی الحسن جبیری۔ حافظ ابوبکر بن احمد بن الحسن اور امام بیہقی وغیرہ (ملاحظہ ہو حجج الکرامۃ ص۳۴۴) اور دیگر محدثین۔ بزرگان اور علماء کرام نے بھی اس کو درج و نقل کیا ہے، مثلاً فتاویٰ حدیثیہ ص۳۱ مکتوبات امام ربانی جلد ۲ ص۳۲ عقائد الاسلام ص۶۲۔ قیامت نامہ فارسی شاہ رفیع الدین صاحب حجج الکرامہ ص۳۴۴۔ اقتراب الساعۃ ص۱۰۶۔ احوال الآخرۃ ص۲۳۔ حدیث الغاشیہ آخری گت تفسیر محمدی وغیرہ میں اہل السنت والجماعت کے علاوہ شیعہ حضرات کے ہاں بھی یہ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص۱۵۸۔ اکمال الدین ص۳۶۶) مسلم و مشہور ہے۔ بلکہ قرآن کریم و بائیبل بھی اس کی تصدیق و تائید میں شامل ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر قابل غور امر یہ ہے کہ جبکہ خدائی فعل اور واقعات نے اس کو سچا اور صحیح ثابت کر دیا تو اب بھی اس کی صحت میں شبہ کرنا اپنا ہی ایمان گنوانا ہے

تیسرا اعتراض

یہ کہا جاتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی تو اس دن سورج گرہن ہوا۔

جواب

یہ بالکل غلط ثابت ہے کیونکہ

(الف) حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ قول واقدی کا ہے اور واقدی کا قول بالاجماع کوئی حجت نہیں۔

(ب) یہ قول اس الٰہی قانون اور سنت مستمرہ کے خلاف ہے جو یہ ہے کہ سورج کو گرہن ۲۷-۲۸-۲۹ کے سوا کسی اور تاریخ کو ہوا ہی نہیں کرتا جیسا مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور حجج الکرامہ کے حوالجات سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

چوتھا اعتراض

یہ کہا جاتا ہے کہ حدیث مرفوع متصل نہیں بلکہ صرف امام محمد باقرؒ کا قول ہے۔

جواب اول

حضرت امام محمد باقرؒ نے اس کو اپنا قول کہیں قرار نہیں دیا در اصل ائمہ اہل بیت کا عمومًا طریق یہ ہے کہ وہ بوجہ اپنی وجاہت ذاتی کے سلسلہ حدیث کو نام بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے مثلاً

(۱) حدیث یاتی علی الناس زمان الخ کو حضرت علی سے بیان کر دیا گیا ہے اور کسی راوی یا سند کا ذکر نہیں کیا گیا (نہج البلاغۃ مصری جلد ۳ ص۱۷۳)

(۲) عن ابی عبد اللہ قال طلب العلم فریضۃ (الصافی شرح اصول الکافی جزو اول ص۴۱) کو حضرت ابو عبیدہ سے بیان کیا گیا ہے۔

جواب دوم

اگر یہ حدیث صحیح مرفوع نہ ہوتی تو امام دارقطنی اور دیگر محدثین اس کو حدیث قرار نہ دیتے۔

جواب سوم

یہ حدیث ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور فرمان خداوندی ہے فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول (سورۃ الجن ع۲) یعنی کہ اللہ تعالیٰ عظیم الشان غیب کی بات سے سوائے اپنے برگزیدہ رسول کے اور کسی کو آگاہ نہیں فرماتا۔ پھر بھلا اس بے نظیر پیشگوئی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون بتا سکتا تھا؟ کیا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور صداقت اسلام کا نشان ٹھہرانا قرآنی ارشاد کے مطابق نہیں؟ بھلا اتنے بڑے عظیم الشان غیب پر مشتمل کلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا قرار دیا جا سکتا ہے، جب کہ خدا تعالیٰ نے اس کو پورا بھی فرما دیا یہی وجہ ہے کہ ہزارہا علماء اور محدثین اس کے وقوع کے امیدوار اپنی تقریروں میں بھی اس کو بیان کرتے چلے آئے۔ حافظ محمد لکھوکے والے نے "احوال الآخرت" میں لکھا ہے

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

اور مولوی محمد رمضان نے "آخری گت" میں لکھا ہے ؎

کہیں ہیں کہ اس سال رمضان میں
سورج چاند کے گہن دونوں ہیں
پہلی تیرھویں چاند کا گہن ہو
ستائیسویں گہن سورج کا ہو

پانچواں اعتراض

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بیشک گرہن کا نشان تو پورا ہو گیا۔ مگر ممکن ہے کہ امام مہدی چودھویں۔ سولھویں یا اس کے بعد کسی اور صدی میں ظاہر ہوں۔

جواب

شیعہ و سنی ہر دو کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ مہدی صدی کے سر پر ظاہر ہوگا یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ۱۳۰۰ برس میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان گرہن ظاہر نہ ہوا مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ:۔

"میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔۔۔ ۔۔۔ ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے کیونکہ جب کہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔

(تحفہ گولڑویہ ص۳۳)

پس مدعی کے دعویٰ کے بعد آسمانی گواہوں نے گواہی دے دی اور امام اور مہدی کا سر متعین ہو گیا تو اب کسی اور کی انتظار فضول اور بے کار ہے ؎

باوجود مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(تحفہ گولڑویہ)

(باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین صاحبان سے درخواست ہے کہ بقایا جات کی رقوم خدام سے وصول کر کے جلد سے جلد اپنے بجٹ کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں نیز کوشش کریں کہ چندہ کی رقوم مئی تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بدظنی اور غیبت

بدظنی اور غیبت دو ایسے گناہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بڑی تاکید سے منع فرمایا ہے۔ ان گناہوں کی وجہ سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ معاشرہ میں بدامنی اور فساد پیدا ہوتا ہے اور قومیں ترقی کی بجائے تنزل کا شکار ہو جاتی ہیں۔

غیبت کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی کمزوری اور عیب کو اس کی غیر حاضری میں بیان کیا جائے۔ بدظنی کی تعریف یہ ہے کہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق دل میں جگہ دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ایماندارو ظن سے بچنا چاہیئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ۔ ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے اپنی حاجت برآری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی اور میری دستگیری سے منہ موڑا تب محض ظن کی بنا پر اس جگہ جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہیئے تھی عداوت کا بیج بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو عداوت کا پھل ہیں۔ ...... یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سوء ظن ہوتا ہے۔ میں نے اگر کبھی سوء ظن کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم فرما دی کہ بات اس کے خلاف نکلی۔ میں اس میں تجربہ کار ہوں۔ اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوء ظنیوں سے بچو اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا تجسس نہ کرو۔ تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے جب انسان کسی کی نسبت سوء ظنی کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت میں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا۔ اپنی بدظنی کو پورا کرنے کیلئے تجسس کرتا ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے جیسے فرمایا۔ اللہ کریم نے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔

غرض خوب یاد رکھو کہ سوء ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے ...... اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا اور تجسس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے تو وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے جیسے فرمایا۔ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔

اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بد آدمی ہوتا ہے جو اپنے مردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بو بھی آتی تھی۔

یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں یہ واقعات ہیں جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو بغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلی پرہیز کرو...... ظن کے اگر قریب بھی جاتے ہو تو اس سے بچ جاؤ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہوگا اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے اور یہ ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے اور مردار کھانے کی مانند ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ تقویٰ اختیار کرو اور پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ۔ (الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

بدظنی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اسکے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے اسکو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۳۷۶)

الغرض بدظنی اور غیبت دو ایسی بیماریاں ہیں جو روحانیت کیلئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں انسان کو دنیا میں مختلف لوگوں سے مل بیٹھنے اور مختلف مجالس میں شمولیت کرنے کا موقع ملتا ہے بعض اوقات انسان بے احتیاطی سے کسی بھائی کی غیبت کر دیتا ہے یا اسکے بارہ میں بدظنی کا اظہار کرتا ہے ایسی صورت میں کثرت سے استغفار کرنا چاہیئے تاکہ دل کی پاکیزہ تختی پر جو میل لگی ہے وہ دھل کر صاف ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں غیبت، بدظنی، جھوٹ اور دیگر تمام روحانی بیماریوں اور گناہوں سے مکمل نجات عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ)

چنیوٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ

۸ر مئی ۱۹۷۱ء کو یوم سیرت النبیؐ کے مبارک موقعہ پر مسجد احمدیہ چنیوٹ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ادا کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عزیز احمد صاحب نے کی جس کے بعد مکرم سید محمد احسن صاحب نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ ازاں بعد مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب سابق مبلغ ماریشس حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے علی الترتیب "رحمۃ للعالمین" "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت احمدیہ کی محبت اور عشق کے بعض واقعات" اور "عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے" کے عناوین پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مکرم صدر صاحب نے بھی مختصر صدارتی تقریر میں صحابہ کرام کی فدائیت کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ اور احباب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اختتامی دعا محترم میاں بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے کرائی جو جلسہ میں شمولیت کے لئے جھنگ سے تشریف لائے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ کے دوران مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم شیخ عبدالرشید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی اور اردو منظوم کلام سنایا۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب (صدر جلسہ) نے بھی اپنا منظوم نعتیہ کلام پیش فرمایا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ہش/۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

(الف) خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کیلئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار د

(ب) شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

(ج) دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

(د) تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲-۵۳ہش/۱۹۷۳-۷۴ء سے ہوگا نیز اس سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۰-۵۱ہش/۱۹۷۱-۷۲ء اس سال ہو رہے ہیں اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تاکہ انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ کٹائی شدہ فیلنگ خشک اور ٹمبر پھر ٹی بندی شدہ لکڑی تقریباً ۱۰۰۰۰ مکعب فٹ جو کہ بھکر فارسٹ ڈویژن کی راجن شاہ پی۔ این۔ پی دریا خان بھکر رینجز اور ریل ریلوے سٹیشن سیل ڈپو میں پڑی ہوئی ہے کا نیلام عام مؤرخہ ۲۴/۵ بوقت ۱۱ بجے صبح دفتر زیر دستخطی ایل ہی بلڈنگ ٹی، ڈی کالونی بھکر میں ہوگا۔ شرائط نیلام و لاٹ وار موقعہ پر سنایا جائیگا۔ کامیاب بولی دہندہ سے زیر نیلام کا ۱/۴ حصہ بطور بیانہ موقع پر وصول کیا جائیگا۔ خواہشمند حضرات بولی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

مہتمم جنگلات بھکر

IPL - 951

ایف اے سال دوم سنہ ۱۹۷۱ء کا دینیات کا سالانہ نتیجہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ڈائریکٹرس جامعہ نصرت۔ ربوہ

ایف اے سال دوم سنہ ۱۹۷۱ء کا سالانہ نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے کل ۱۰۱ طالبات نے امتحان دیا ۹۱ کامیاب ہوئیں نتیجہ ۹۰ فیصدی رہا۔ غیر احمدی طالبات صرف قرآن مجید اور حدیث کا امتحان دیتی ہیں ان کے نمبر ۱۱۰ میں سے ہیں اور احمدی طالبات کے ۲۰۰ میں سے۔ اوّل دوم اور سوم علی الترتیب فریدہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب امۃ السمیع راشدہ بنت مولانا ابو العطاء صاحب اور ثریا خانم بنت رانا منیر احمد خان صاحب ۱۸۷، ۱۸۶ اور ۱۷۸ نمبر حاصل کر کے رہیں اور فریدہ بشیر "نصرت جہاں طلائی تمغہ" کی حقدار قرار دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

شاہدہ اسحٰق	بنت محمد اسحٰق صاحب	۱۲۷/۲
رخسانہ نصرت	بنت ریاست علی نصر صاحب	۸۰/۱۱۰
قمر شاہین	، ملک عبد الحمید صاحب	۱۰۵
شاہین زرتی	، چوہدری محمد رشید صاحب	۱۵۳
بشریٰ سعید	، محمد سعید عابد	۷۱
امۃ الولی	، صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب	۸۹
ثروت جہاں	، محمد علی صاحب	۵۸/۱۱۰
ممتاز بیگم	، حمید احمد خان	۶۶/۱۱۰
سعیدہ بشریٰ	، محمد عبد اللہ صاحب قریشی	۱۵۱
عابدہ شاہین	، مرزا نصیر احمد صاحب	۱۶۹
رضیہ بیگم صاحبہ	محمد شفیع صاحب	۵۲/۱۱۰
پروین اختر	، محمد حسین صاحب	۱۲۴
ریحانہ مرزا	، مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم	۱۳۷
مغفورہ مرزا	، مرزا حبیب احمد صاحب	۱۲۵
نصرت بیدار	، مشتاق احمد صاحب	۴۷/۱۱۰
طیبہ	بیگ نبی واحد حسین صاحب	۱۰۶
خالدہ	، چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب	۱۵۷
طاہرہ جبیں	، بشیر احمد صاحب	۱۰۹
نسرین اختر	، چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲۳
طاہرہ نذیر	، چوہدری نذیر احمد صاحب	۹۹
امۃ الشکور	، مولوی محمد احمد صاحب جلیل	۱۵۳
نعیمہ نزہت	، چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۰۷
عابدہ نسیم	، چوہدری نور محمد صاحب	۱۷۵
ناصرہ پروین	، محمد اسمٰعیل صاحب منیر	۱۵۷
ساجدہ جبین	، عبد الرزاق صاحب	۱۱۵
فرخ یاسمین	سید حسین شاہ صاحب	۱۱۷
نسرین اختر	، محمد احمد صاحب	۱۱۱
امۃ اللطیف بٹ	، خواجہ محمد امین صاحب بٹ	۸۶
فوزیہ بٹ	"	۱۱۳
شمیم مسرت	، محمد ابراہیم صاحب	۹۵
نبیلہ	، چوہدری محمد شریف	۱۱۱
سلمیٰ بشریٰ	، میاں عارف محمد صاحب	۱۸۱
امۃ الرشید	، میاں محمد ابراہیم صاحب	۱۲۶
مبشرہ حفیظ	، چوہدری حفیظ احمد صاحب	۹۵
نادرہ شیخ	، شیخ نور الحق	۱۲۱
ذکیہ اختر	، محمد حیات صاحب	۱۴۸
امۃ الباسط	، عبد الحفیظ صاحب	۱۵۲
ارشاد بیگم	، محمد اسمٰعیل صاحب	۱۰۱
نسیم اختر	، چوہدری الطاف حسین صاحب	۶۹

مریم صدیقہ	بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب	۱۴۴
امۃ الباسط	، چوہدری محمد اسلم صاحب	۱۱۸
ناصرہ پروین	، فضل احمد صاحب	۱۰۲
بشریٰ کوثر	، محمد احمد صاحب منور	۱۴۱
امۃ السمیع	، چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۶۲
ماجدہ ریحانہ	، محمد داد صاحب	۸۳
ناصرہ بیگم	، لعل دین صاحب	۱۱۴
امۃ الحمید فوزیہ	، محمود احمد صاحب چیمہ	۱۶۰
رضیہ فردوس	، ملک احمد علی صاحب چوہان	۱۰۱
ناصرہ افغانی	، حبیب اللہ خان صاحب	۹۷
نعیمہ ناہید	، علم دین صاحب	۱۳۲
ساجدہ رشید	، رشید احمد قریشی	۷۹
حمیدہ قدسیہ	، مولوی ظہور حسین صاحب	۱۵۲
روشنیہ صداقت	، ملک محمد رفیق صاحب	۱۵۴
سلمیٰ منور	، مسعود احمد صاحب	۹۳
امۃ الرفیق ریحانہ	، ملک محمد احمد صاحب	۱۶۰
امۃ السلام	، چوہدری ظفر اللہ صاحب	۱۴۴
صفۃ الرحمٰن	"	۱۳۷
بشریٰ	، فیض محمد صاحب	۱۱۸
امۃ الشکور	، محمد اسحٰق صاحب ارشد	۱۳۹
امۃ السمیع راشدہ	، مولانا ابو العطاء صاحب دوم	۱۸۶
فریدہ بشیر	، بشیر احمد صاحب اوّل	۱۸۷
نائلہ شیخ	، شیخ نور الحق صاحب	۱۵۰
امۃ الواسع	، عبد المنان صاحب	۷۵
رقیہ عطا	، چوہدری عطاء اللہ خان صاحب	۱۴۵
نزہت عزیز	، صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	۱۶۰
امۃ الجمیل فریدہ	، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	۱۳۸
ریحانہ فرحت	، مرزا محمود احمد صاحب	۱۳۸
زاہدہ پروین	، ڈاکٹر محمد اکرم صاحب	۷۱
عذرا شہناز	، شیخ محب الرحمٰن صاحب	۷۲
نصرت جہاں احمد	، صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب	۹۰
ثریا خانم	، رانا منیر احمد خان صاحب سوم	۱۷۸
بشریٰ شریف	، چوہدری محمد شریف	۱۶۸
عذرا ناہید	، شیر علی صاحب	۴۵/۱۱۰
یاسمین اختر	، محمد یوسف صاحب	۱۴۱
فائزہ شیخ	، شیخ نور الحق صاحب	۱۰۱
شہناز فاطمہ	، چوہدری علی مقصود صاحب زیدی	۴۱/۱۱۰
امۃ النور احمد	، شیخ نصیر الدین صاحب احمد	۹۷
راشدہ ناہید	، سلطان محمود شاہد	۸۶

امۃ المومن	بنت چوہدری صدر الدین صاحب	۱۴۱
طاہرہ بشریٰ	، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۴۷
نادرہ یاسمین	" "	۱۳۸
عابدہ سلطانہ	، چوہدری محمد احمد خان صاحب	۱۱۶
شمیم اختر	، نور محمد صاحب	۱۱۱
فوزیہ مجید	، عبد المجید خان صاحب	۴۰/۱۱۰
نگہت پروین	، محمد عبد الرشید صاحب	۴۷/۱۱۰
طلعت قریشی	، فیروز دین قریشی صاحب	۸۶
عظیم اختر	، ایم علی گوہر	۶۴/۱۱۰
مسرت افزا	، عطا محمد صاحب	۳۷/۱۱۰
ناظرہ جبیں	، محمد ایوب	۱۰۶
انیسہ ثریا	، بشیر احمد خان صاحب	۶۷
بلقیس فاطمہ	، مخدوم اصغر علی صاحب	۴۴/۱۱۰

ایک اہم تحریک

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاء مبارک کے مطابق خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں "میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم ۳۰ سلیقہ سنٹرز دلجی امداد کے مراکز اس سال کے اندر اندر کھول دیں یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔" (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیزم ایاز احمد کئی دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مجیدہ بیگم قیام پیدردکاں ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم ۱۰ سال میں دگنی ہو جاتی ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں اور بہ آسانی بھنائے بھی جاسکتے ہیں۔ آپ کی لگائی ہوئی رقم اور اس کا منافع دونوں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

اپنے بھائیوں کی بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد۔

Spotlit

مومن کا یہ ذاتی فرض ہے کہ وہ جائزہ لیتا رہے کہ کون حاجتمند ہے اور پھر اسکی حاجت پوری کرنیکی کوشش کرے

بعض لوگ حاجت مند ہوتے ہیں مگر عزتِ نفس کی وجہ سے وہ دست سوال دراز نہیں کرتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ایسے لوگ چونکہ دست سوال دراز نہیں کرتے اس لئے جاہل لوگ انہیں تعفف کی وجہ سے مالی امداد سے بالا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ عزتِ نفس نے ان کے لبوں پر مہر خاموشی لگائی ہوئی ہوتی ہے۔ ورنہ وہ بعض محتاج دکھائی دینے والوں سے بھی زیادہ قابل امداد ہوتے ہیں۔ اور ان کا حق ہوتا ہے کہ ان کی مناسب امداد کی جائے اور ان کی پریشانیوں کو دور کیا جائے۔ تاکہ وہ دینی خدمات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں۔ میں نے دیکھا ہے عام طور پر لوگوں کو یہ عادت پڑی ہوئی ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم سے کسی نے مانگا ہے کہ ہم دیں حالانکہ یہ آیت بتاتی ہے کہ مومن کا یہ ذاتی فرض ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھول کر حالات کا صحیح جائزہ لے اور دیکھتا رہے کہ کون حاجتمند ہے اور کون ہے جسے عزت نفس نے سوال کرنے سے روک رکھا ہے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ میں بتایا کہ تو ان کی علامت یا شکل ہی سے ان کو پہچان لیتا ہے سیما کے معنے اگر شکل اور حالت کے لئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ تو ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہے کہ وہ مالی پریشانی کا شکار ہیں اور اگر علامت کے معنے لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تو اُن کا دریدہ لباس اور ان کی پھٹی پرانی جوتی۔ ان کی بوسیدہ پگڑی اور ان کی سادہ طرز رہائش پر نظر ڈال کر پہچان لیتا ہے کہ یہ لوگ قابل امداد ہیں اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے مومنوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ ہمارا رسول تو ایسے لوگوں کو پہچان لیتا ہے پھر تم کیوں نہیں پہچانتے اور کیوں اپنی آنکھیں کھولکر نہیں رکھتے۔ اس بارہ میں احادیث میں حضرت ابوہریرہؓ کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ ایک دن وہ سخت بھوکے تھے حضرت ابوبکرؓ پاس سے گزرے تو انہوں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا وہ بتا کر چلے گئے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ کیا میں ان سے کم معنے جانتا ہوں کہ وہ معنے بتانے لگ گئے۔ میرا تو یہ مطلب تھا کہ وہ شکل دیکھ کر پہچان لیں اور مجھے کچھ کھانے کو دیں۔ پھر حضرت عمرؓ پاس سے گزرے انہوں نے آپ سے بھی ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ وہ بھی معنے بتا کر چلے گئے حضرت ابوہریرہؓ پھر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ کیا ابوہریرہ ان سے کم معنے جانتا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے معنے بتائے اور چلے گئے۔ اتنے میں مسجد کی ایک طرف سے کھڑکی کھلی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار سے فرمایا ابوہریرہ! معلوم ہوتا ہے تم بھوکے ہو پھر آپ نے فرمایا اگر مسجد میں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو ان کو بھی بلا لاؤ۔ اس وقت مسجد میں سات آدمی تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ ان کو بلا لائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا ایک پیالہ دے کر فرمایا کہ پہلے ان کو پلاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ بھوک تو مجھے لگی ہوئی ہے اگر انہوں نے دودھ پی لیا تو میرے لئے کیا بچے گا۔ لیکن میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق ان کو باری باری دودھ پلایا اور سب نے پی لیا مگر پھر بھی وہ پیالہ اسی طرح بھرا رہا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابوہریرہ! اب تم پیو۔ آخر میں نے پیا اور خوب پیا جب میں سیر ہوگیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر پیو۔ میں نے پھر پیا۔ آپ نے فرمایا پھر پیو۔ میں نے پھر پیا۔ آپ نے فرمایا پھر پیو آخر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب تو میرے ناخنوں تک دودھ کی تراوت پہنچ گئی ہے اس پر آپ نے وہ پیالہ میرے ہاتھ سے لے لیا اور خود پی لیا۔ یہ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ کی صداقت کا کتنا زبردست ثبوت ہے۔ غرض اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خوبی بتائی گئی ہے کہ ہمارا رسول ایسے محتاجوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیتا ہے پس اے مسلمانو! تم بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کیا کرو۔" (تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردو

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردو ... اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔" (الفضل ۱۹ر مارچ ۱۹۳۵ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۲۳ رمئی بروز اتوار صبح ۸½ بجے مسجد دارالذکر میں ہو رہا ہے۔ لاہور کی تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمادیں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

دورہ انسپکٹر وصایا

مکرم سید مبارک احمد صاحب سرور انسپکٹر وصایا ضلع ملتان، ضلع رحیم یار خان اور ضلع بہاولنگر کا دورہ کر رہے ہیں۔ صدر صاحبان موصیان و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۹ر ہجرت ۹ر مئی ۱۹۷۱ء مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے واقف زندگی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے ٹبہ سلطان پور گئی۔ اور اسی روز شام کو واپس آگئی۔ اگلے روز ۱۰ر ہجرت کو دولہا کے والد مکرم علی محمد صاحب اجناوی نے بیت الحمد دارالرحمت وسطی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلبا اور دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

مکرم اقبال احمد صاحب نجم کا نکاح گزشتہ سال بہ موقع سالانہ اجتماع انصاراللہ محترمہ بریرہ یاسمین صاحبہ بنت چوہدری فیض محمد صاحب آف ٹبہ سلطان پور کے ساتھ طے پایا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی آج کل کاروباری [illegible] پریشانیاں بھی ہیں۔ ان کی جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب [illegible] درخواست ہے۔ (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

[illegible] ۵۸۱ [illegible] ۹۹۴۹

تبدیلی نام

میں بذریعہ اعلان ہذا یہ اطلاع دیتا ہوں کہ میرا نام بشیر الدین محمود احمد کی بجائے اب بشیر الدین محمود ہوگا۔ اور مجھے اب اس نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

بشیر الدین محمود مربی سلسلہ